* حسین
لیکچرار شعبہ اردو، الخیر یونیورسٹی، بھمبر

اردو لغت نویسی

Urdu language is not only broad but also follows linguistic principles.many linguists have praised and talked about it, in their works. It is an amalgamation of many borrowed words from other language. Its proverbs ,gender rules, number principles and rules for pronunciation differ from those of the other languages. The art of diction that includes the determination of meanings andpronunciation of linguistic units, proclaims the vastness and nourishment of the languages. On linguistic level, dictionary is very fruitful in determining the phonological, syntactical and semantical boundaries of a language . It further elaborates vanous of properties of a word. Even the comilation and publication of a dictionary is an arduous task and has been commented upon by many linguuists in their works.

اردو ا یـ وسیع و عریض اور لسانی اصولوں کی* پابند ز* بان ہے۔ اردو کی وسعت اور ہمہ گیری کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوپی چند* ر-
لکھتے ہیں "اردو ہماری صدیوں کی تہذR کمائی ہے، یہ ملی جلی گنگا جمنی تہذ$ کا وہ ہاتھ ہے جس نے ہمیں اُ ٹھا یا* اور سنوارا ہے۔ یہ ہماری ثقافتی شنا # ہے جس کے بغیر نہ صرف ہم گونگے بہرے ہیں بل کہ بے ادب بھی اردو کو محض ا یـ ز* بان کہنا اردو کے ساتھ بے ا« فی کر* ہے، یہ ا یـ طرز حیات، ا یـ اسلوب ز a ، ا یـ # از Ã* یـ جینے کا ا یـ سلیقہ و طر i بھی ہے، اس لیے کہ اردو صدیوں کے* ر] ربط و ارتباط سے بنی ا یـ جیتی جاگتی ز+ ہ تہذ$ کا ایسا روشن استعارہ ہے جس کی کوئی دوسری مثال کم از کم، صغیر کی ز* بانوں میں نہیں"(۱)

اردو ا یـ منجھی ہوئی ز* بان ہے جس کے # رعربی، * کی، انگر یـ ی اور مقامی بولیوں کے الفاظ شامل ہیں اور یہ الفاظ یونہی شامل نہیں کیے بل کہ انہیں Ðادی ڈھانچے میں ڈھال کر اپنا* یا ہے اور یہ Ðاد $ ہمیں دV ز* بانوں میں Ãنہیں آتی ہیں۔ اس کے الفاظ * اکیب، محاورات، روزمرہ * کیر* M کے قواعد، واحد جمع کے اصول اور صحت تلفظ کے اصول و ضوابط دV ز* بانوں سے منفرد اور الگ تھلگ ہیں۔
₭ اللہ خان ₭ خان نے آج سے عرصہ دراز پہلے اردو کی آزاد لسانی حیثیت کی ₭+ ہی کچھ ان الفاظ میں کی تھی۔ "جو لفظ اردو میں * یـ وہ اردو ہے Ḫ، خواہ وہ لفظ عربی ہو* یـ فارسی، * کی ہو* یـ سر* یـ انی، پنجابی ہو* یـ یورپی، اصل کی رو سے غلط ہو* یـ صحیح وہ لفظ اردو کا لفظ ہے۔ اگر اصل کے خلاف ہو تو بھی صحیح۔ اس کی صحت اور غلطی اس کے اردو میں رواج پکڑنے پر منحصر ہے۔ کیوں کہ جو چیز اردو کے خلاف ہے، وہ غلط ہے گو اصل میں صحیح ہو اور جو اردو کے موافق ہے وہی صحیح ہے خواہ اصل میں صحیح نہ بھی ہو"(۲)

فن لغت نویسی میں کسی بھی ز* بان کے تمام * الفاظ کو حروف تہجی کے اعتبار سے اس طور مر$ کر* کہ ان کے مطا) کے ساتھ ساتھ

تلفظ بھی واضح ہو جائے نیز الفاظ کی صرفی ونحوی کیفیت سے بھی آگہی ہو جائے لغت نویسی کہلا* ہے۔لغت ہی کی + و) کسی ژ. ن کی ہمہ گیری اور وسعت کا + ازہ لگا* جا سکتا ہیں اور ژ. 3,* قی اور نشوونما* تی ہے بل کہ الفاظ و* اکیب کی وضا # کرنے میں مدومعاون $. ہوتی ہیں۔خلیل صدیقی لغت کی ہمہ گیر حیثیت کی* $. لکھتے ہیں۔''سماجی تبدیلیوں ثقافتی اور معاشی تغیرات، ذہنی اور علمی اکتسا. ت کے نتیجے میں ژ. ن کے سرمایہ الفاظ میں اضافے ہوتے رہتے ہیں، کچھ الفاظ متروک بھی قرار* تے ہیں۔لغت وفرہنگ میں بھی یہ اضافے اور تغیرات جگہ* تے ہیں لغت کا منصب الفاظ کے تلفظ اور معنی کی وضا # ہی نہیں بل کہ ان کے آ: ، اشتقاقی صورتوں، دور بہ دور کی کیفیتوں، ان کے محل استعمال کی تشریح، الفاظ کے علاوہ صوتیوں اور صوژ. ئی اکائیوں، قواعدی نکات،) ولہجہ، زور، صوتی سطح، امتداد اور ان کے مضمرات وغیرہ کی* وین بھی ہے''(۳)

لسانی سطح پر لغت کسی ژ. ن کے* رے میں معلومات پہچاننے کے لیے معتبر ذریعہ تصور کیا جا* ہے کہ کوئی لفظ کس طرح لکھا جا* ہے اس کے مروجہ معنی کیا ہیں۔لفظوں کی صرفی، صوتی نحوی اور معنیاتی حدود کا تعین کر* * ہے۔اس کا تلفظ کیا ہے۔کوئی لفظ کس طور لکھا جا* ہے ۔ا یہ لفظ کے ا یہ سے ژ. دہ مطا) اور مفاہیم کی K+ ہی کر* اس کا آ: کیا ہے اور اس کی صرفی حیثیت کیا ہے۔اشتقاقی کیفیت کیا ہے* کیر* M کے اعتبار سے الفاظ کی نوعیت کیا ہے۔اس کے مترادفات، متضاد الفاظ کون کون سے ہیں* وین لغت میں صرف الفاظ کے ذخیرے کو محفوظ نہیں رکھا جا* بل کہ + لتے ہوئے تناظر میں Ã* نی کا عمل میں محور سفر رہتا ہے۔

. + دور میں لغت میں مز+ وسعت آ گئی ہے۔مختلف شعبہ ہائے علوم کی لغات بھی * M دی گئی ہیں اور عمومی لغات بھی جس میں مختلف بولیوں کی لغات بھی مز $ کی گئی ہیں۔جیسے ''لغت K ء'' ''کرخنداری اردو کی لغت'' ''لغات گجری'' ''دکنی اردو کی لغت'' وغیرہ وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ علم وفن کی لغات بھی منظر عام پر لائی گئیں ہیں جیسے ادبی اصطلاحات کی لغات، علم طب کی لغت، جغرافیہ کی لغات، قدیم اردو کی لغت، دفتری اصطلاحات کی لغت، مترادفات، کہاوتوں کو لغت کی شکل میں مدون کیا H ہیں۔جس کی وجہ سے علم وادب کی راہیں استوار ہو N بل کہ مز+ وسعت پیدا ہو گئی۔ لغت کی* لیف اور اشا (کا کام کس ا یہ فرد کے بس کی* ت نہیں یہ* ا کھٹن اور صبر آزما کام ہیں۔. + لسانی قواعد وضوابط کے مطابق اس کام کو مرحلہ وار سرا • م ژ* جا* ہے اردو لغت کی* وین کے مراحل مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ مطالعہ کتب	۲۔ فراہمی اسناد
۳۔ * وین وتسو+ لغت	۴۔ مسودات لغت پر Ã* نی
۵۔ مرحلہ طبا (واشا (	

مرزا نسیم بیگ لسانی لغت کی مشکلات کے* رے میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔''لغت کا کام عجیب نوعیت کا ہے۔کتابوں کا مطالعہ کر کے الفاظ اور اسناد کے ا: کرنے، کارڈ بنانے۔انہیں * M دینے، معنی کے تعین اور اسناد کے استعمال اور پھر حتمی مسودے کی تیاری سے طبا (-- کا کام ایسا ہے گو* موٹر کاروں کا کارخانہ ہے اور اس میں تمام مشینیں اور کارکن * M وار کام کر کے درجہ + رجہ اسے آگے* ھا رہے ہیں۔انگر* ی میں اسے اسمبلی لائن کہہ لیجیے کہ ا یہ شخص نے اپنا ہاتھ روکا اور شروع سے % -- تمام مرحلوں پر کام ٹھپ ہو H ''(۴)

مطالعہ کتب کے لیے قدیم دور کی کتب سے لے کر* حال -- کی تصنیفات و* لیفات سے استفادہ کیا جا* ہیں اور ان سے الفاظ اور اسناد کا چناؤ کیا H بقول مرزا نسیم بیگ ''سند اور معیار کے* رے میں ادارے نے وسعت Ã سے کام لیا اور اسے کسی مقام* علاقے --

محدود نہیں رکھا۔۔۔ کہ یہ عظیم و ضخیم لسانی لیف صحیح معنوں میں ا یـ قومی کا مہ قرار پا سکے''(۵)

کتب کے مطالعہ کے بعد مواد کی فراہمی کا مرحلہ ہے اس مرحلہ میں کتابوں سے ا کیے گئے مواد کو کس کارڈوں پر الگ الگ تحریر کیا اور پھر ان کارڈوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے M دی گئی۔ مرزا نسیم بیگ کے مطابق ''اردو لغت میں الفاظ کی M لسانی اصولوں پر رکھی گئی ہے یعنی: ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ء، ی، ے۔ اسناد کارڈوں کا یہ ذخیرہ تقریباً بیس لاکھ کارڈوں پر مشتمل ہے۔ یہ تمام اسناد اردو لغت میں مندرج تین لاکھ الفاظ کے معنی کی G اور شہادت میں استعمال کی گئیں''(۶)

اسناد کی فراہمی مکمل ہونے کے بعد وین کا کام شروع ہے۔ اس مرحلے میں الفاظ کو ا یـ بڑے کارڈ پر درج کیا جا ہے اور لفظ کے راج کے بعد اس کا تلفظ، اعراب، مکتوبی اور قوسین میں اعراب ملفوظی کے ذریعے بتا یا جا ہے پھر قواعدی حیثیت (اسم، ضمیر، صفت فعل، حرف، متعلق فعل، فقرہ، محاورہ، روزمرہ، بول چال، مقولہ، کہاوت، حکا$ الصورت وغیرہ) اور کیر M درج کی جاتی ہے۔ اس کے بعد معنی کی تقسیم ہوتی ہے اور لفظ کے مترادفات دینے کے بجائے ہر معنی کی تقسیم ہوتی ہے اور لفظ کے مترادفات دینے کے بجائے ہر معنی کی جامع تشریح مع اسناد اور حوالہ جات درج کی جاتی ہے اردو میں معنی کے لیے جو اسناد درج ہیں ان کے تین ادوار قائم کیے گئے ہیں۔

پہلا دور ولی دکنی پر ختم ہے (ابتدا ۱۷۰۰ء)

دوسرا دور ولی سے غا) -- (۱۷۰۰ء ۱۸۵۷ء)

تیسرا دور غا) سے آج -- (۱۸۵۷ء حال)

اس طرح ر [طور پر واضح ہو H ہے کہ کسی لفظ کے یہ معنی پہلے ر رائج ہوئے اور -- رائج رہے یعنی ابتدا سے حال -- کیا کیا تبد~ اور ارتقاء ہوا۔ تمام معنی درج کرنے کے بعد مذکورہ لفظ کی اصل اور مادے کا سراغ یعنی اشتقاق تجزیہ درج ہے کہ معلوم ہو سکے کہ یہ لفظ کس ز ن سے یـ اور اب -- عہد بہ عہد لفظ میں کیا تبد~ واقع ہوئی۔ اصل لفظ کے راج کے بعد اس لفظ سے W والے مرکبات بھی اسی M کے ساتھ درج کیے جاتے ہیں (۷)

لغت نویسی کے لیے مندرجہ ذیل اُمور کا خیال رکھنا ضروری ہیں

الفاظ کی صحت کا خیال رکھا جائے کیوں کہ ا یـ لغت نویس سے دوسرے نے اور دوسرے سے تیسرے نے U کر کے اُ الفاظ داخل لغت کر دیے تو قاری کے لیے ا یـ ، دو اور تین سند بن جاتے ہیں اور اس طرح غلطیاں راہ پا تی ہیں۔ بلحاظ 5 ا یـ ہی لفظ اشتقاق (اصل مادہ ز ن کی تبد~ سے الگ الگ لفظ شمار ہو ہے مثلاً (فارسی کار اور انگریزی کار)۔ ہر مر کیب لغت قرار نہیں پا تی وقتیکہ وہ کوئی نئے معنی نہ دے اور اپنی D اد $ نہ ر b ہو۔ کسی ز ن کے اردو میں دخیل صرف وہی الفاظ داخل لغت کیے جا N جو اردو میں رائج اور قبول ہو گئے ہوں۔ فعل کے راج میں ماضی، حال، اور مستقبل کے صیغوں کا راج نہیں کیا جا سوائے فقروں کے۔ بلحاظ قواعد کسی لفظ کی ا یـ سے ز یـ دہ حیثیت الگ الگ راج کی جاتی ہے۔ فقرے اور محاورات انکاریہ جملوں میں راج کے قابل نہیں ہوتے۔ ہر علم لغت کے دا ہ کار میں نہیں سوائے ان اعلام کے جو بطور تلمیح استعمال ہوتے ہیں ان کی نسبت سے مر الفاظ کیب پا گئے ہوں پھر اس کے استعمال میں رت پا ئی جائے۔ بلحاظ تلفظ ا یـ سے ز یـ دہ y ر p والے الفاظ بھی الگ الگ شمار کیے جا N گے۔ 5 ا کے لحاظ سے ا یـ سے ز یـ دہ متبادل y ر p والے الفاظ الگ الگ اپنی M سے درج ہوتے ہیں۔ اُردو کی جامع لغت میں ہر طرح

کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ اردو میں رائج رہے ہوں، خواہ وہ قدیم ہوں* ی . + ، متروک ہوں* ی رائج، قلیل الاستعمال ہوں* ی کثیر الاستعمال، مقبول و مستند اور فصیح ہوں، عامیانہ ہوں* ی سوقیانہ، فحش ہوں* ی. زاری، خواہ مفرد ہوں* ی مر ' اور از روئے قواعد اسم، ضمیر صفت، حرف، فعل، متعلق فعل، اصطلاح، محاورہ، فقرہ، روزمرہ، بول چال، کہاوت، تلمیح، سابقہ، لاحقہ، حکا $ الصوت سے بنے والے الفاظ و مصادر & لغت میں جگہ* پ تے ہیں(۸)

اردو لغت کے منصوبے کو کارآمد بنانے کے لیے ا ی کمیٹی بنائی گئی جس کی اولین ¨ جیح قواعد و ضوابط کے مطابق کام کو* پ یہ تکمیل ¨ پہنچا؛ اور مسودات کی Ã* نی تھا۔ اس مقصد کو* پ یہ تکمیل ¨ لے جانے کے لیے طول و عرض سے ماہر لسا* ت کو اکٹھا کیا H ۔ فر # فاطمہ کے بقول ''لسانی لغت میں وقت نے جو مستعمل* ی نئے معنی پیدا کیے ہیں ان کا # راج بھی کیا H ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ قدیم، متوسط اور . + ادوار سے مثالیں درج کی جا N ۔ اس کے لیے نہ صرف ہر دور کی کتابوں کا مطالعہ کیا H بل کہ مخطوطات بھی سامنے رکھے گئے۔ لفظ کے ارتقا* ی تبدل کو عہد بہ عہد سنین اور اسناد کے ذریعے واضح کیا H ہے۔ معنوں کی سند میں کسی مطبوعہ* ی قلمی تحر ی کا اقتباس* ی شعر* ¨ ریخ کے حوالے اور صفحہ نمبر کے ساتھ درج کیا H ہے۔ اس لحاظ سے یہ لغت محض لفظوں اور معنوں کا m رنہیں بل کہ ہمارے ¨ ر [اور تہذ R سفر کی آئینہ دار بھی ہے''(۹)

¨ ر [اور لسانی اصولوں پر ¨ M دی ہوئی لغت ا ی بیش قیمت دستاو ی ہوتی ہے۔ ا ی اچھی اور معیاری لغت کی + و } ہی ز. 3, ¨ قی کی منازل طے کرتی ہیں اور کسی بھی ز. ن کے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ گوپی چند* ر ¨ ، ڈاکٹر، اردو ز. ن اور لسا* ت، سنگ میل X Å ، لاہور ۲۰۰۷ء ص ۱۱

۲۔ K¶ اللہ خان K¶ ، در* ی ئے لطافت، مطبوعہ انجمن ¨ قی اردو، ۱۹۳۵ء ص ۲۵۳

۳۔ خلیل صدیقی، ز. ن کا مطالعہ، قلات پبلشرز مستو ¨ ، ۱۹۶۴ء ص ۲۰۳

۴۔ رؤف* پ ریکھ، ڈاکٹر، اردو لغت: تعبیر* ¨ ریخ، ماہنامہ اخبار اردو، ۸ اگست ۲۰۱۰ء ص ۲

۵۔ نسیم بیگ، مرزا، اردو ڈکشنری بورڈ ا ی جا ئ ہ، مشمولہ، ماہنامہ اخبار اردو اسلام* . د، جلد ۲۷، شمارہ اگست ۲۰۱۰ء ص ۸

۶۔ ایضاً ۹

۷۔ ایضاً ۹

۸۔ ایضاً ۹

۹۔ فر # فاطمہ، اردو لغت بورڈ: ا ی تعارف، مشمولہ ماہنامہ اخبار اردو، اسلام* . د، اگست ۲۰۱۰ء ص ۱۱